ادارۂ تحقیقات اسلامی

تعارف، اغراض ومقاصد اور دائرۂ کار

محمد میاں صدیقی :

غیر منقسم ہندوستان کے مسلمانوں نے طویل جدوجہد اور عظیم قربانیوں کے بعد ایک آزاد اور خودمختار مملکت حاصل کی، جسے پاکستان کا نام دیا گیا۔ پروفیسر کینٹ ول اسمتھ کے بقول، ہمارے زمانے میں ہندی اسلام کی عظیم، اہتمم بالشان، اور قریب قریب متفق علیہ دینی تشکیل وتعبیر کا نام پاکستان ہے اور اس ریاست کا قیام اسلام کا ایک عملی مظاہرہ ہے۔ درحقیقت اسلام ہی پاکستان کی سیاسی معاشرتی اقتصادی اور نظریاتی عمارت کی خشتِ اول ہے اور اسلام کے بغیر پاکستان کا تصور محال ہے۔

قیام پاکستان کے بعد اس نوزائیدہ ریاست کو جن مشکلات اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا اب وہ تاریخ کے اوراق کی زینت ہیں۔ جونہی مصیبت کے ایام گزرے اور قدرے اطمینان کی صورت پیدا ہوئی، سنجیدہ، متین اور غور وفکر کرنے کے عادی حلقوں میں یہ سوال ابھرا کہ پاکستان کو کس نوع کی ریاست کی حیثیت سے عالم اسلام میں خصوصاً اور اقوام عالم میں عموماً متعارف کرایا جائے یعنی پاکستان کا آئینی ڈھانچہ کن خطوط پر استوار کیا جائے حتیٰ کہ یہ سوال پاکستان کی حدود پھاند کر مغرب کے ان حلقوں تک جا پہنچا جو پاکستان کو اسلام کے ایک معمل کی حیثیت سے واقعات وحالات اور آئندہ کے تصورات کی کسوٹی پر پرکھنے کے متمنی تھے۔ ان کی نظروں میں ایران، عراق، مصر، شام، ترکی اور دیگر ممالک اسلامیہ کا نقشہ پوری آب وتاب اور صراحت کے ساتھ موجود تھا۔ وہ بڑے غور سے ان تمام حالات

کا مطالعہ کر رہے تھے جو پاکستان کے سیاسی اور مذہبی حلقوں میں ظہور پذیر ہو رہے تھے اور اس کے باشندوں کے مستقبل پر اثر انداز ہونے والے تھے۔

پاکستان کے ابتدائی دور کے ارباب اقتدار کو بھی یہ احساس شدت سے تھا کہ یہ نوزائیدہ آزاد و خود مختار ریاست اسلام کے نام پر حاصل کی گئی ہے اور اس کی آئینی تشکیل اسلام کے بنیادی اصول پر ہی ہو گی۔ اسی غرض سے پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان نے تعلیمات اسلامی بورڈ کے قیام کا اعلان کیا جس کے صدر علامہ سید سلیمان ندوی مرحوم اور ارکان میں مفتی محمد شفیع، ڈاکٹر محمد حمید اللہ (حال مقیم پیرس) اور مفتی جعفر حسین شامل تھے۔ اس کے سیکرٹری مولانا ظفر احمد انصاری مقرر کئے گئے۔ بعض وجوہ کی بنا پر اس بورڈ کی رپورٹ شائع نہیں کی گئی اور نہ ہی اس کی مرتب کردہ سفارشات پر عمل کیا گیا۔ نظریاتی اختلافات کے باوجود ارباب دانش و اختیار برابر اس کوشش میں لگے رہے کہ پاکستان کا آئین اسلامی اقدار کی روشنی میں مرتب کیا جائے۔

اس خیال کے پیش نظر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشیؒ نے جو ایک زمانہ میں وزیر تعلیم کے عہدہ پر فائز تھے اور آئین ساز اسمبلی کے رکن اور اس کی مقرر کردہ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کے ممبر بھی تھے ۱۹۵۴ء میں یہ فیصلہ کیا کہ تعلیمات اسلامی بورڈ کی جگہ جو سید سلیمان ندوی کے انتقال کے اور ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مستقل طور پر پیرس چلے جانے کے باعث ختم کر دیا گیا تھا ایک نئے ادارہ کی تشکیل کی جائے جو مستقل بنیادوں پر وہی فرائض انجام دے جو تعلیمات اسلامی بورڈ کو تفویض کئے گئے تھے۔ بالآخر فروری ۱۹۵۴ء میں ڈاکٹر قریشی کے زیر صدارت پشاور میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں پاکستان کے جملہ پانچ صوبوں کی وزارت ہائے تعلیم کے افسران اعلیٰ کے علاوہ ملک کے مشہور مفکر اور دانشور بھی شریک ہوئے۔ اس اجلاس میں کافی بحث و تمحیص کے بعد طے پایا کہ حکومت پاکستان کی وزارت تعلیمات کے زیر اہتمام ایک آزاد اور خود مختار ادارہ قائم کیا جائے جس کا نام مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی رکھا جائے۔ یہ ادارہ اپنے جملہ فرائض اور تحقیقاتی مشاغل و امور میں کلیتہً آزاد و مختار ہو گا۔ صرف مالیاتی اعتبار سے وزارت تعلیمات اس کی نگرانی کرے گی۔ چند در چند وجوہ کی بنا پر جن میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی وزارت سے علیحدگی بھی شامل تھی یہ ادارہ جلد قائم نہ ہو سکا۔ اس دوران ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی

کولمبیا یونیورسٹی (نیویارک) میں "پاکستانیات" کے سفری پروفیسر کی حیثیت سے امریکہ چلے گئے۔ مرحوم ممتاز حسن نے اس ادارہ کے قیام میں دلچسپی کا اظہار کیا اور سیکرٹری وزارت مالیات کی حیثیت سے اس تجویز کو عملی شکل دینے میں قابل تعریف کردار ادا کیا۔ تمام دفتری اور انتظامی مراحل طے ہوجانے کے بعد بالآخر اکتوبر ۱۹۵۴ء میں مولانا عبدالعزیز میمن کا تقرر ادارہ کے پہلے منصرم کی حیثیت سے عمل میں آیا۔ ان کے فرائض میں ادارہ کے لئے ایک اعلیٰ درجہ کا کتب خانہ قائم کرنا بھی شامل تھا تاکہ تحقیقی کام کا آغاز کرنے سے قبل وہ مواد جمع کیا جاسکے جو اس نوع کے کام کے لیے ضروری تھا۔ مولانا عبدالعزیز میمن کو اسی غرض سے وزارت تعلیمات نے ممالک عربیہ بشمول ہندوستان کے سفر پر بھیجا تاکہ وہ گھوم پھر کر اور مختلف کتب خانوں میں جاکر ادارہ کے لئے بنیادی کتابیں فراہم کریں۔ مولانا میمن دو یا تین مرتبہ ان مہماتی سفروں پر گئے اور حق یہ ہے کہ انہوں نے اپنے تبحر علمی سے کام لے کر ادارہ کے کتب خانے کے لئے عمدہ سے عمدہ کتابیں جمع کرنے کی سعی بلیغ کی جن میں بعض بے حد کمیاب بلکہ نایاب نسخے شامل تھے۔ کتب خانہ کی دیکھ بھال کے لئے جناب ابوالقاسم محمد الانصاری کا تقرر عمل میں آیا۔ اس دوران ادارہ کے کتب خانہ میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد انصاری صاحب کی جگہ مولانا عبدالقدوس ہاشمی ندوی کا تقرر ہوا۔

۱۹۶۰ میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا تقرر پہلے بااختیار اور ہمہ وقتی ڈائریکٹر کی حیثیت سے عمل میں آیا اور انہیں ادارہ کو باقاعدہ خطوط پر منظم کرنے کا فرض سونپا گیا۔ چنانچہ ۱۹۶۱ء کے اوائل میں ریسرچ عملہ کا تقرر عمل میں آیا۔ اس وقت تک ادارہ تنظیم نو کے مراحل سے گزر رہا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد طے پایا کہ جب تک ادارہ کا ریسرچ اسٹاف خاص موضوعات پر اپنی تحقیقات کے نتائج مرتب کرے، ادارہ کی جانب سے ایک سہ ماہی تحقیقی مجلہ کا اجراء کیا جائے۔

مقالات بھیجنے کے لئے فضلاء وقت کو جو دعوت نامے ادارہ کی جانب سے ارسال کئے گئے ان میں ادارہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے وقت یہ صراحت کی گئی تھی کہ اس ادارہ کا قیام بدیں غرض عمل میں آیا ہے کہ عصر جدید کے مسائل کا حل اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں تلاش کیا جائے۔ ایک استفسار

کے جواب میں ادارہ کے اس وقت کے ڈائریکٹر جن کی حیثیت محرک دمجوز اول کی تھی ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں لکھا کہ اس ادارہ کا کام دارالافتاء کی حیثیت سے اپنے فرائض کو انجام دینا نہیں ہے بلکہ اس کی حیثیت محض ایک مشاورتی ادارہ کی ہوگی جو ان مسائل پر جن سے آج مسلمانان عالم بالعموم اور مسلمانان پاکستان بالخصوص دوچار ہیں اسلامی تعلیمات اور فقہا وعلماء سلف کے فتاویٰ کی روشنی میں اپنی سوچی سمجھی رائے کا اظہار کرے گا اسی بنیادی اصول کو بعد میں باقاعدہ تسلیم کرکے قانونی اور آئینی شکل دے دی گئی اور آئین پاکستان مجریہ ۱۹۶۲ء میں شامل ایک دفعہ کی رو سے ایک اسلامی مشاورتی کونسل کا قیام عمل میں آیا۔ جس کو ادارہ ان موضوعات ومباحث یا مسودہ ہائے قوانین کے سلسلہ میں جو اسے حکومت کی جانب سے آئین ساز اسمبلی کے ذریعے بھیجے جائیں وقتاً فوقتاً مشورے دیتا رہے گا۔ چنانچہ اسلامی مشاورتی کونسل کی جانب سے جس کے ایک رکن خود ڈائریکٹر ادارہ باعتبار عہدہ ہوتے تھے کئی مسائل بھیجے گئے جن پر ادارہ کا ماہرانہ مشورہ طلب کیا گیا تھا، ان مسائل میں ربا خاص طور پر شامل تھا جو آج تک ایک تسلی بخش حل کی تلاش میں ہے۔

ادارہ کے انگریزی سہ ماہی مجلہ اسلامک اسٹڈیز نے بہت جلد اپنے گراں مایہ تحقیقی و علمی مقالات کے سبب علمی دنیا میں اپنا ایک خاص مقام پیدا کرلیا اور اکناف واطراف عالم سے سرآوردہ اور نامور فضلاء نے اس کے پہلے دو شماروں کے لئے اپنے وقیع اور بلند پایہ مقالات بھیجے اور ان شماروں پر جن حوصلہ افزا خیالات وآراء کا اظہار کیا اور دنیا بھر کے وقیع علمی جرائد نے جو تعریفی کلمات اپنے اپنے تبصروں میں مجلہ کے لئے استعمال کئے ان کا خلاصہ ادارہ کی جانب سے ایک فولڈر کی شکل میں مدت ہوئی شائع ہو چکا ہے۔

اس سہ ماہی مجلہ کے پہلو بہ پہلو اردو میں ایک ماہنامہ "فکر ونظر" کے نام سے جاری کیا گیا تاکہ پاکستان وہند کے مسلمان اور ان ممالک میں آباد مسلمان جہاں اردو سمجھی جاتی ہے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اسلامی افکار وآراء اور تعلیمات سے بہرہ مند ہوسکیں۔ مسلسل انیس سال سے

"فکر ونظر" یہ خدمت بحسن وخوبی انجام دے رہا ہے۔ اس کے سب سے پہلے مدیر جناب عمر احمد عثمانی مقرر ہوئے ان کے بعد یہ خدمت جناب قدرت اللہ فاطمی کے سپرد ہوئی پھر کچھ عرصہ تک پروفیسر محمد سرور اور مولانا عبدالرحمٰن طاہر سورتی اس کے مدیر رہے، پانچ سال تک ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی نے ادارت کے فرائض انجام دیئے اور اب ڈیڑھ برس سے اس کی ادارت ڈاکٹر محمد مسعود کے ذمہ ہے۔

انگریزی مجلہ کی ادارت، ادارہ کے سینئر رکن پروفیسر مظہرالدین صدیقی کے ذمہ ہے، اور الدراسات الاسلامیہ کی ادارت کے فرائض جناب محمود احمد غازی انجام دے رہے ہیں۔

گزشتہ کئی سال سے ادارہ کے سربراہ ملک کے ممتاز ماہر تعلیم و دانشور اور نیشنل پروفیسر جناب ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا ہیں۔ ادارہ اُن کی نگرانی میں اپنی علمی و تحقیقی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہے۔

اغراض ومقاصد

پاکستان کے قیام کے دو سال بعد پاکستان کی ریاست کے اغراض ومقاصد کا تعین کرنے کے لئے قرارداد مقاصد منظور کی گئی جو بعد کے مختلف آئینوں میں دیباچے کے طور پر شامل رہی، ان مقاصد میں دو اہم مقاصد یہ تھے:

۱۔ جمہوریت، حریت، مساوات، رواداری اور سماجی انصاف کے اصول کو جیسا کہ اسلام نے وضاحت کی ہے، عملی جامہ پہنایا جائے گا (دفعہ ۲)

۲۔ قرآن و سنت میں جن اسلامی تعلیمات و مقتضیات کا بیان ہے مسلمانوں کو ان کے مطابق زندگی بسر کرنے کے قابل بنایا جائے گا۔ (دفعہ ۳)

یہی دو دفعات آگے چل کر ادارہ تحقیقات اسلامی کے قیام کی مقتضی ہوئیں، دفعہ ۲ میں مذکورہ پانچ اسلامی اقدار کی عملی تعبیرات اور قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی تعلیمات اور تقاضوں کی وضاحت کے لئے ایک تحقیقی ادارہ کا وجود لازمی تھا۔

ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے اغراض و مقاصد کی نشان دہی میں بھی انہی دو دفعات کو بنیادی حیثیت حاصل رہی۔

مختصراً یہ کہ ۱۹۶۲ء کے آئین میں اصولی طور پر ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے قیام کا مقصد یوں معین کیا گیا:

یہ ادارہ اسلامی تحقیق اور اسلامی تعلیم کے کام میں مصروف رہ کر صحیح اسلامی بنیادوں پر مسلم معاشرہ کی تعمیر نو میں مدد دے گا۔

تحقیق میں ادارہ مندرجہ ذیل رہنما اصول کی پیروی کرتا ہے:

۱۔ اصول اور کلیات کی روشنی میں اسلام کی عقلی تعبیر پیش کرنا، اور دیگر باتوں کے علاوہ اسلام کے بنیادی تصورات مثلاً عالمی اخوت، رواداری، اور سماجی انصاف پر زور دینا۔

۲۔ اسلام کی تعلیم کو اس انداز سے پیش کرنا کہ موجودہ زمانے کی ذہنی اور سائنسی ترقی کے پس منظر میں اسلام کا عملی کردار نمایاں ہو سکے۔

۳۔ فکرِ انسانی، سائنس اور تہذیب و ثقافت کو آگے بڑھانے میں اسلام نے جو کارنامہ انجام دیا ہے، تحقیق کے ذریعہ اس کو منظرِ عام پر لانا تاکہ مسلمان ان میدانوں میں دوبارہ نمایاں مقام حاصل کر سکیں۔

۴۔ اسلامی تاریخ، فلسفہ، قانون، اور اصولِ قانون وغیرہ میں تحقیق کے کام کی تنظیم، اور حوصلہ افزائی کے لئے مناسب تدبیریں اختیار کرنا۔

تحقیق کے شعبے:

تحقیق کے کام کو منظم کرنے کے لئے متعدد شعبے قائم کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک شعبہ ایک سینئر اسکالر کی نگرانی میں کام کرتا ہے۔

شعبوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ القرآن۔ (تفسیر، علوم قرآن)

۲۔ السنۃ

۳۔ قانون واصول قانون (فقہ واصول فقہ)

۴۔ سیرت وتاریخ

۵۔ فقہ جعفری وفارسی ادبیات

۶۔ عمرانیات

۷۔ تاریخ وفلسفۂ و سائنس

۸۔ معاشیات ومعاشی تاریخ

۹۔ عالم اسلام کے مسائل حاضرہ

۱۰۔ حوالہ واستفسار

۱۱۔ تراجم

۱۲۔ عربی زبان وادب

۱۳۔ مطالعہ تقابل ادیان

مجلات:

ادارہ تین مجلات شائع کرتا ہے، جن میں سے بطور خاص عربی اور انگریزی کے مجلات اکثر مشرقی اور مغربی ملکوں کے علمی، تحقیقی اور تعلیمی اداروں میں جاتے ہیں۔

۱۔ فکرونظر۔ ماہنامہ (اردو)

۲۔ الدراسات الاسلامیہ۔ دوماہی (عربی)

۳۔ اسلامک اسٹڈیز۔ سہ ماہی (انگریزی)

تراجم مصادرِ قانونِ اسلامی

موجودہ حکومت ملک میں نفاذِ اسلام کی جو جدوجہد کررہی ہے، اس میں ہاتھ بٹانے کی خاطر ادارہ

نے تقریباً دو سال قبل "تراجم مصادرِ قانونِ اسلامی" کے نام سے ایک نیا شعبہ قائم کیا۔ اور قانونِ اسلامی کی بنیادی کتب سے (جو کہ عربی میں ہیں) ان متعلقہ ابواب کو اردو میں منتقل کرنا شروع کیا جن کے بارے میں قوانین کا نفاذ ہوچکا ہے یا زیرِ غور ہے۔

حسبِ ذیل کتب شائع ہوچکی ہیں:

۱۔ حدود و تعزیرات

۲۔ قصاص و دیت

۳۔ اصول الکرخی

زیرِ طبع کتب:

۱۔ ربٰوا و مضاربۃ

۲۔ ادب القاضی، شہادت و دعویٰ۔

۳۔ حدود و تعزیرات۔ (فقہ جعفری)

۴۔ قصاص و دیت (فقہ جعفری)

زیرِ تالیف و ترجمہ کتب:

۱۔ زکوٰۃ و عشر۔ نظام بیت المال

۲۔ شفعہ و بیوع

۳۔ حوالہ، کفالہ و رہن

۴۔ ادب القاضی۔ (عدالتی نظام)

شعبہ دعوت و ارشاد

بلند پایہ علمی و تحقیقی کتابوں کے علاوہ، تبلیغی نقطۂ نظر سے اردو اور انگریزی میں آسان اور عام فہم کتابیں، کتابچے، اور مختصر مقالات ادارہ کے شعبۂ دعوت و ارشاد کے تحت شائع کئے جاتے ہیں اور ایسا تمام لٹریچر مناسب اداروں، اور افراد کو بلا قیمت پیش کیا جاتا ہے۔

و شعبۂ دعوت وارشاد کے تحت کم وبیش بیس کتابیں/کتابچے/مقالات شائع کئے جاچکے ہیں۔

شعبۂ قانون :

ادارے کے شعبۂ قانون کو پاکستان کے مجموعہ قوانین کو اسلام سے ہم آہنگ کرنے کی اہم ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ ادارہ اس سلسلے میں اسلامی نظریہ کی مشاورتی کونسل کو مندرجہ ذیل مسائل پر اپنی سوچی ہوئی رائے دے چکا ہے۔

(الف) مسلم عائلی قوانین کا آرڈیننس۔

(ب) بحری کسٹم ایکٹ

(ج) ٹریڈر۔ ٹرو ایکٹ ۱۹۷۸ء

(د) افیون کا ایکٹ

(ھ) قانون شہادت

(و) مغربی پاکستان مسلم شریعت ترمیمی بل ۱۹۶۷ء

(ز) پاکستانی مجموعہ قوانین ۳

(ح) قانون ازدواج ۱۸۷۲

(ط) مالیہ کی وصولی ایکٹ ۱۸۹۶

(ی) ولی اور زیر ولایت ایکٹ ۱۸۹۰

(ک) دفعات عمومی ایکٹ ۱۸۹۷

(ل) کوڑھیوں کا ایکٹ ۱۸۹۸

(م) ڈاکخانہ ایکٹ ۱۸۹۸

(ن) ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸

قانونی تحقیق کو بھی تقابلی تناظر میں برابر کی اہمیت دی گئی ہے۔ اس پالیسی کے بموجب ادارے نے کوشش کی ہے کہ دوسرے ملکوں کی علمی اور تحقیقاتی تنظیموں کے ساتھ رابطہ قائم کیا جائے۔ اس ضمن میں

مندرجہ ذیل ملکوں کے نام لئے جا سکتے ہیں۔

ایران، عراق، کویت، سعودی عرب، تیونس، سنیگال، انڈونیشیا، ملائیشیا، نائجیریا، برطانیہ اور کناڈا

مسلم ممالک میں فقہ کا نشو و ارتقاء ادارے کے لئے خاص دلچسپی کا موضوع ہے۔ ادارے کے شعبۂ قانون نے ان ممالک کے اہل علم اور ماہرین قانون کے ساتھ قریبی تعلق قائم رکھا ہے۔

مطبوعات

ادارہ کا مستقل شعبۂ مطبوعات ہے، ادارہ کے رفقاء کی تصنیف/تالیف/ترجمہ کی ہوئی اور بعض دوسرے اہل علم کی لکھی ہوئی جو کتابیں اب تک ادارہ کی طرف سے شائع کی گئی ہیں، ان کی تعداد کم و بیش ساٹھ ہے۔ یہ کتابیں اردو، عربی اور انگریزی زبانوں میں ہیں۔

کتب خانہ

کسی بھی علمی ادارہ کے لئے جو اختصاصی ریسرچ کے لئے وقف ہو جیسا کہ ہمارا ادارہ ہے، ناگزیر ہے کہ اس کے پاس اپنا کتب خانہ ہو جس میں تحقیق اور حوالہ سے متعلق ہر قسم کا مواد موجود ہو۔

ادارہ کا کتب خانہ بنیادی طور پر اس مقصد کو سامنے رکھ کر قائم کیا گیا ہے کہ اپنے اسکالرز کی علمی ضروریات کو پورا کرے جو اسلامی علوم میں تحقیق کر رہے ہیں۔ اس کتب خانہ میں اسلام پر بنیادی اور اہم کتابوں کے جمع کرنے پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ چنانچہ ادارہ کا کتب خانہ حسب ذیل موضوعات پر وسیع مواد سے معمور ہے:

قرآن، علومِ قرآن، تفسیر

حدیث، علوم حدیث، شروح

سیرۃ طیبہ (صلی اللہ علی صاحبہا وسلم)

فقہ، اصولِ فقہ

تاریخِ اسلام، عمومی تاریخ

اسلامی قانون، قانونِ عام

تصوف، علم الاخلاق

علم الکلام

تقابلِ ادیان

فلسفہ (اسلامی وعمومی)

انسائیکلوپیڈیا

لغت

جغرافیہ، سفرنامے

زبان وادب

طب

مطالعۂ پاکستان

مخطوطے

اردو، عربی، فارسی، ترکی زبانوں میں نادر کتب کے ۵۰۰ مخطوطے کتب خانہ کی زینت ہیں۔ گیارہ سو نادر کتابوں کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں، مائکروفلمیں، اور مائکروفش بھی ہیں۔

مائکروفلمنگ یونٹ

ضروری سامان سے آراستہ ادارے کا اپنا فوٹو اسٹیٹ اور مائکروفلمنگ یونٹ ہے۔ یہ یونٹ بڑی مفید خدمات انجام دے رہا ہے، صرف اپنے کتب خانے کے لئے ہی نہیں بلکہ بیرون ملک لائبریریوں کو بھی مائکروفلمیں مہیا کرتا ہے۔